امامیہ مشن کی چودہویں دینی خدمت

علیؑ اور کعبہ

مصنفہ

عمدۃ الافاضل و زبدۃ الاماثل مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ

رکن ادارہ تحریر اخبار "الواعظ" مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

(رجب سنہ ۱۳۵۲ھ)

امامیہ مشن کی چودہویں دینی خدمت

بیادگار

ولادت حضرت امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابیطالب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام

۱۳/ رجب ۱۳۵۲ھ

یہ رسالہ ایک ایسے سوال کا جواب ہے جو اکثر پیش کیا جایا کرتا ہے کہ حضرت علیؑ کی کعبہ میں ولادت کا ثبوت کتب اہلسنت میں کہاں ہے؟

فاضل مصنف نے کمال عرق ریزی سے اہلسنت کے مستند کتب تاریخ و سیر و مناقب کا کافی ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔

امید ہے کہ اہل انصاف اس رسالہ کو توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے۔

خادم ملت
سید ابن حسین۔
سکریٹری "امامیہ مشن"
حسین آباد۔ لکھنؤ

باسمہ سبحانہ والحمد

۱۹۶۲



امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ دنیا جسقدر حق پوش ہوتی جارہی ہے اور آئے دن تعصب کی گھنگھور گھٹائیں افق مذہب پر چھارہی ہیں اوسکا صحیح اندازہ اون مختلف آوازوں سے ہوتا ہے جو آج حق کے خلاف بلند ہیں اور شاید ہی مذہب کا کوئی ایسا پہلو رہ گیا ہو جو معیان عقل کے ہاتھوں نکتہ چینی کی زد میں نہ آیا ہو تحقیق مفید چیز ہے اور اسمیں ایک جذبہ ہے جو دلوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے مگر اسیوقت تک جبکہ نیک نیتی مشعل راہ ہو چھ سات برس ادھر کا ذکر ہے کہ اخبار درنجف سیالکوٹ مورخہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء میں کسی نے استفسار کیا تھا کہ۔

علی مرتضیٰ کی کعبہ میں ولادت کس کتاب سے ثابت ہے؟

سائل کی بے سوادی اور اسلامی لٹریچر سے ناواقفیت پر انتہائی افسوس کرتے ہوئے ہم نے اس موضوع پر اپنے ناچیز معلومات علمی اخبار میں پیش کرکے بتایا تھا کہ یہ سوال خم دستہ نہیں بلکہ آج سے بہت پہلے "فضل ابن روزبہان" نے اسکی نیو ڈالی ہے اور ان کے انوکھے اجتہادات حکمت و دانش کی آڑ میں باطل کی دھندلی تصویر کھینچکر واقعہ کی نوعیت کو

مسخ کر دینے میں پوری قوت رکھتی ہے۔ آج انھیں فرسودہ اعتراضات کو الفاظ کی کثرت
سے نئے لباس میں پیش کرتے ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔

کیا واقعی علی مرتضیٰ کعبہ میں پیدا ہوئے کعبہ میں تو حکیم بن حزام پیدا ہوا ہے؟

اس قسم کی تحریروں کا مقصد یہ ہے کہ فضیلت کے خلاف عام تنفر کی فضا پھیلا دی جائے
اور عوام کے دلوں میں یہ بات جاگزیں ہو کہ شرف کوئی مخصوص چیز نہیں بلکہ (العیاذ باللہ)
آپ کا غیر بھی اسمیں حصہ دار ہے بنابریں خوب دل کھول کر تعصب برتا گیا اور آل محمد کے
مکارم اور فضائل پر گھسے گھسے پردے ڈال کر بنی امیہ اور بنی عباس کے دور کو
نئے سرے سے زندہ کرنیکی کوشش کی مگر تو بہ جب تک صفحۂ قرطاس پر فضائل و مناقب
کی گلکاریاں باقی ہیں ہرگز آفتاب فضیلت پر خاک نہیں پڑ سکتی بلکہ تاریخ و سیر سے
معترض کی ہمہ گیر غفلت کا حال طشت از بام ہو کر رہیگا اور حکیم بن حزام کی ولادت
کا افسانہ اپنے اصلی خط و خال سمیت پیش ہوگا۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھکر ہم نے اس رسالہ کی ابتدا کی ہے اور حضرات اہلسنت
کی مستند کتابوں کے اقتباسات پیش کر کے ثابت کرینگے کہ امیر المومنینؑ کا کعبہ میں متولد
ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے جس میں اکابر مورخین و اہل سیر ہم آواز ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ

فقیر باب اہلبیت آغا مہدی الرضوی
عقب مسجد تحسین لکھنؤ

ابن روزبہان کا خیال

المشہور بین الشیعة ان امیر المومنین ولد فی الکعبة

ولم یصححه علماء التواریخ بل عند اهل التواریخ ان حکیم بن حزام

ولد فی الکعبة ولم یولد فیه غیره

(ابطال الباطل فاضل ابن روزبہان)

(ترجمہ) شیعوں میں مشہور ہے کہ امیر المومنین کعبہ میں پیدا ہوئے حالانکہ علماء تاریخ نے اسکی تصحیح نہیں کی بلکہ ارباب تاریخ کے نزدیک کعبہ میں حکیم بن حزام پیدا ہوا ہے اور اسکے سوا کوئی اور کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔

اقول

مجھ ایسے عدیم الفرصت اور کثیر الاشتغال کیلئے یہ تو ناممکن ہے کہ سواد اعظم اسلام کی موجودہ تمام کتابیں دیکھکر اس موضوع پر بسیط بحث کروں تاہم جو کتابیں اسوقت میرے پیش نگاہ ہیں اون کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل ابن روزبہان نے انتہائی تعصب سے کام لیکر تمام مستند کتابوں کو پس پشت ڈالدیا ہے اور مطلق خبر نہیں کہ ایک کثیر جماعت نے بڑے پر زور الفاظ میں اسبات کا ثبوت دیا ہے کہ کعبہ میں علی کے سوا کوئی دوسرا شخص پیدا نہیں ہوا ذیل میں ہم اون علماء اور اہل قلم کے نام درج کرتے ہیں جنہوں نے آج بہت پہلے ہماری

تا بہد من آواز بلند کی ہے اگر کافی وقت ملا تو انشاء اللہ العزیز آیندہ دیگر حوالہ دیگر معتبر قلم اٹھائیں گے۔

۱ ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی المتوفی سنہ ۳۴۶ھ

۲ ابوالحسن علی بن محمد بن طیب جلابی معروف بابن مغازلی شافعی المتوفی سنہ ۴۸۳ھ

۳ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المتوفی سنہ ۶۳۲ھ

۴ کمال الدین ابوسالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی المتوفی سنہ ۶۵۲ھ

۵ شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزغلی المعروف بسبط ابن جوزی المتوفی سنہ ۶۵۴ھ

۶ مولانا روم المتوفی سنہ ۶۷۲ھ

۷ احمد بن منصور گازرونی المتوفی سنہ ۵۹ھ

۸ ملک العلما شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی المتوفی سنہ ۸۴۹ھ

۹ الشیخ الامام نورالدین علی بن احمد المعروف بابن صباغ مالکی مکی المتوفی سنہ ۸۵۵ھ

۱۰ امام النحاۃ ملا عبدالرحمان جامی المتوفی سنہ ۸۹۸ھ

۱۱ حسین بن علی الواعظ الکاشفی البیہقی السبزواری المتوفی سنہ ۹۱۰ھ

۱۲ نورالدین علی بن برہان الدین حلبی قاہری شافعی المتوفی سنہ ۱۰۴۴ھ

۱۳ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری المتوفی سنہ ۱۰۵۲ھ

۱۴ فاضل سعید گجراتی۔

۱۵ میر صالح کشفی ترمذی المتوفی سنہ ۱۱۶۰ھ

۱۶ مرزا محمد معتمد خان بدخشانی ۔

۱۷ شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ

۱۸ مولوی صدر الدین احمد بردوانی ۔

۱۹ شاہ محمد حسن صابری چشتی ۔

۲۰ غلام امام شہید ی حنفی ۔

۲۱ عبید اللہ امرتسری ۔

۲۲ مولوی عبدالحمید دہلوی ۔

علمائے اہلسنت میں یہ مقتدر ہستیاں ہیں جن کی اصل عبارتیں ہم نمبر وار پیش کرتے ہیں اور ساتھ ہی اسکے سلسلہ بالا میں ان علمائے شیعہ کے تصانیف سے بھی کہیں کہیں استدلال کریں گے جنکو دنیائے اسلام نے مستند مان لیا ہے اور جنکی توثیق رجال اہلسنت کے صفحات میں گرانقدر الفاظ میں موجود ہے ۔

(انتباہ) صرف قلمی کتابوں کے حوالہ نمبر صفحہ سطر کا ذکر کرتے ہوئے درج ہونگے مطبوعہ کتب کی عبارتیں بحوالہ صفحات پیش کیجائینگی ۔

(۱)

ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں ۔

بویع علی بن ابی طالب فی الیوم الذی قتل فیہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فکان مولدہ فی الکعبہ (مروج الذہب و معادن الجوہر برحاشیہ تاریخ کامل

جلد ۵ صفحہ ۲۷۴ مطبوعہ مصر)

(ترجمہ) علی بن ابی طالب سے اوس روز بیعت کیگئی جسدن عثمان بن عفان رض قتل کئے گئے اور جائے ولادت اون حضرت کی خانہ کعبہ ہے۔

مسعودی وہ مورخ ہے جسکی نسبت شمس العلما مولوی شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہین "یہ فن تاریخ کا امام ہے اسلام مین آجتک اسکے برابر کوئی وسیع النظر مورخ پیدا نہین ہوا۔ اسکی تمام تاریخی کتابین ملتین تو کسی اور تصنیف کی کوئی حاجت نہوتی"۔

انصاف یہ ہے کہ اگر کوئی اور مورخ خانہ کعبہ مین ولادت حضرت علی کو نہ بھی تسلیم کرتا تو صرف مسعودی کا لکھنا کافی تھا جو آج سے اکہزار سال پہلے فضیلت کے اظہار مین عذر نہین کرتا

(۲)

ابن مغازلی شافعی اپنے مناقب مین لکھتے ہین۔

عن علی بن الحسین قال کنا نزور الحسین وھناک نسوۃ کثیرۃ اذا اقبلت منھن امراۃ فقلت من انت رحمک اللہ قالت انا زبدۃ بنت العجلان من بنی ساعدۃ فقلت لھا ھل عندک من شی تحدثنی بہ. قالت ای واللہ حدثتنی عمارۃ بنت

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہین ہم زیارت حسین کیا کرتے تھے وہان بہت سی عورتین بھی موجود ہوتین انہین سے ایک عورت بڑھکر ہمارے پاس آئی ہم نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوس نے جواب دیا کہ مین قبیلہ بنی ساعدہ مین سے ہون میرا نام زبدہ بنت عجلان ہے مین نے کہا اگر تجھے کوئی واقعہ یاد ہو

عبادہ بنت فضیلہ بن مالک بن
العجلان الساعدی انها کانت ذات
یوم فی نساء من العرب اذا اقبل ابو
طالب کئیبا حزینا فقلت ما شانک
قال ان فاطمہ بنت اسد فی شدة
من المخاض واخذ بیدها وجاء بها
الی الکعبہ وقال اجلسی علی اسم الله
فطلقت طلقة واحدة فولدت غلاما
نظیفا منظفا لم ار احسن وجهه
فسماه علیا وحمله النبی صلی الله
علیه وسلم حتی اتاه الی منزلها
قال علی بن الحسین فوالله ما سمعت
بشیء قط الا وهذا احسن منه۔
(ارجح المطالب فی مناقب علی بن
ابیطالب صفحہ ۲۲۴ منقول از مناقب فقیہ
ابن مغازلی)

تو مجھ سے بیان کرو کہنے لگی مجھ سے عبادہ
بنت عبادہ بنت فضیلہ بن مالک بن عجلان
ساعدی کہتی تھی کہ میں ایک دن عرب کی
عورتوں میں موجود تھی اتنے میں ابوطالب
تشریف لائے ان کے چہرہ سے آثار غم
نمایاں تھے میں نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے
وہ بولے فاطمہ بنت اسد درد میں لگی ہیں پھر
فاطمہ بنت اسد کا ہاتھ پکڑ کے کعبہ میں لیگئے
اور کہا خدا کا نام لیکر یہاں بیٹھو اچھی طرح
بیٹھنے نہ پائی تھیں کہ ایک پاک پاکیزہ
خوبصورت بچہ پیدا ہوا جس سے زیادہ خوش رو ہم نے
نہ دیکھا تھا ابوطالب نے اس کا نام علی کہا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
آغوش میں لیکر بنت اسد کے گھر پہونچا دیا
علی بن الحسین فرماتے ہیں قسم خدا کی ہم نے
اس سے بہتر کوئی بات کبھی نہیں سنی۔

یہ روایت اہلسنت وجماعت کی دوسری چھوٹی بڑی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے اور

حدیث کے الفاظ بتاتے ہین کہ ولادت حضرت علی اسقدر مشہور واقعہ تھا کہ پردہ نشین عورتین بھی اوس سے واقف تھین پھر کیون نہ امام چہارم اس حکایت کو سنکر مسرت کا اظہار کرین

(۳)

علامہ ابوجعفر محمد بن علی بن شہر آشوب سروی مازندرانی حالات ولادت تحریر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہین ۔

فالولد الطاهر من النسل الطاهر ولد فی الموضع الطاهر فاین توجد هذه الکرامة لغیره واشرف بقاع الارض الحرم واشرف الحرم المسجد واشرف بقاع المسجد الکعبة ولم یولد فیه مولود سواه ۔

(مناقب آل ابی طالب)

بچہ خود پاک در نسل بھی پاک جس جگہ پیدا ہوا وہ پاک علی کے سوا کہان یہ بزرگی پائی جاتی ہے کہ زمین کے تمام خطون مین اشرف حرم ہے اور حرم مین زیادہ اشرف مسجد الحرام کو ہے اور مسجد کے گوشون مین کعبہ سب سے شریف تر ہے جس مین علی کے سوا کوئی مولود پیدا نہین ہوا ۔

اس عبارت کو ہم ایک شیعہ عالم کی تحریر ہونیکی وجہ سے مستقل دلیل ہرگز نہ قرار دیتے مگر ابن شہر آشوب کی ذات صرف شیعون ہی مین وقیع نہین ہے اسلام کے اکثر مورخ اونکی اجلال مین ہمارے ہمصفیر ہین چنانچہ اون کی شان مین قاضی شمس الدین ابوالعباس احمد بن محمد اپنی تاریخ مین ارقام فرماتے ہین ۔

محمد بن علی بن شہر آشوب الثانیه بسین المهملة ابوجعفر السروی

المازندرانی رشید الدین الشیعی احد شیوخ الشیعۃ حفظ اکثر القرآن ولہ ثمان سنین وبلغ النہایۃ فی اصول الشیعۃ کان یرحل الیہ من البلاد ثم تقدم من علوم القرآن والغریب والنحو ووعظ علی المنابر ایام المقتفی ببغداد فاعجبہ وخلع علیہ وکان بہی المنظر حسن الوجہ صدوق اللہجۃ ملیح المحاورۃ واسع العلم کثیر الخشوع والعبادۃ والتہجد لا یکون الا علی وضوء اثنی علیہ ابن طی فی تاریخہ ثناء کثیرۃ توفی فی سنۃ ثمان وثمانین وخمسمایۃ (تاریخ ابن خلکان)

(ترجمہ) ابوجعفر محمد پسر علی بن شہرآشوب دوسرا سین غیر منقوط سے مازندران کے رہنے والے جن کا لقب رشید الدین تھا شیعوں کے اکابر میں ایک جلیل شخص جنھوں نے قرآن کا زیادہ حصہ آٹھ برس کے سن میں یاد کیا اور اصول مذہب شیعہ میں بلند درجہ پر فائز ہوئے لوگ شہروں سے تحصیل علم کیلئے آپ کی طرف آتے تھے پھر آپ علوم قرآن و نحو میں اپنے امثال واقران پر سبقت لیگئے اور مقتفی کے دور حکومت میں بغداد کے ممبر پر وعظ کہنا شروع کیا اور شیرین بیانی نے بادشاہ کو تعجب میں ڈالدیا اور خلعت فاخرہ عطا کیا وہ جناب قبول صورت خوش رو صادق اللہجہ وسیع العلم خشوع پسند عابد و تہجد گذار تھے ہمیشہ باوضو رہتے تھے ابن ابی طے نے اپنی تاریخ میں اونکی ثنا و صفت کی ہے (افسوس ہے کہ) ۵۸۸ھ ہجری میں آپنے وفات پائی۔

ان گرانقدر الفاظ کے بعد کچھ بیجا نہیں ہے کہ میں نے علامہ ابن شہرآشوب کا قول

مقام استدلال میں پیش کیا چنانچہ اسی بنا پر عبقات الانوار میں بھی علامہ ابن شہر آشوب کے اقوال سے جا بجا تمسک کیا گیا ہے ہمارے سنی بھائی جو اپنی تنگ نظری سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ شیعوں میں حافظ نہیں ہوتا اس عبارت کو تعصب کی عینک اتار کر چشم بصیرت سے دیکھیں ابن خلکان نے علامہ شہر آشوب کو شیعہ تسلیم کرتے ہوئے ہشت سالہ عمر میں حافظ قرآن بتایا ہے۔

(۴)

شیخ جلیل شمس الدین ابو الحسین یحییٰ بن حسن بن حسین بن علی بن محمد بطریق حلی اسدی اپنے مناقب میں جس کا صحیح تر ین اور قدیم نسخہ قلمی ناچیز کے پیش نظر ہے فرماتے ہیں۔

الفصل الثانی فی کنیتہ لہ علیہ السلام کنیتان احدھما ابو الحسن ولد بمکہ فی البیت الحرام سنۃ ثلثین من عام الفیل یوم الجمعۃ الثالث عشر من رجب لم یولد قبلہ ولا بعدہ مولود فی بیت اللہ سواہ (عمدۃ ابن بطریق)

(ترجمہ) دوسری فصل کنیت میں ہے اون حضرت کی دو کنیتیں مشہور تھیں ایک ابو الحسن ولادت آپکی مکہ میں کعبہ کے اندر ۳۰ عام الفیل میں بروز جمعہ ۱۳ رجب کو واقع ہوئی اور آپکے سوا آپکے پہلے نہ کوئی بچہ کعبہ میں پیدا ہوا نہ بعد۔

یہ بھی علماء امامیہ میں ایک جلیل عالم ہیں اور ہم اون کے رشحہ قلم کو صرف اسلئے پیش کر رہے ہیں کہ رجال اہلسنت آنکے اعتبار سے مملو ہیں امام اہلسنت حافظ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی آپ کی توثیق میں لکھتے ہیں۔

"یحیی بن الحسن بن الحسین بن علی الاسدی الحلی الربعی المعروف بابن البطریق قرء علی الحمصی الرازی الفقه والکلام علی مذهب الامامیه وقرء النحو واللغة وتعلم النظم والنثر وجد حتی صارت الیه الفتوی فی مذهب الامامیة وسکن بغداد مدة ثم واسط وکانت وفاته فی شعبان سنة ستمائة وله سبع وسبعون ذکره ابن النجار رید۔

(لسان المیزان جلد ششم صفحہ ۲۴۷ چھاپہ حیدرآباد ۱۳۳۱ھ)

یحیی بن حسن بن حسین بن علی اسدی حلی ربعی معروف بابن بطریق آپ نے علم فقہ اور کلام حمصی رازی سے مذہب امامیہ کے طور پر پڑھا اور علم نحو و لغت نظم و نثر کی تحصیل کی اور اسقدر جد و جہد کی کہ مذہب امامیہ کے مفتی ہو گئے مدت تک بغداد میں قیام پذیر رہ کر پھر واسط میں تشریف لائے اون کی وفات شعبان ۶۰۰ھ ہجری میں بعمر ۷۷ سال واقع ہوئی جیسا کہ ابن نجار نے ذکر کیا ہے۔

(۵)

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے بھی حضرت کی ولادت کو کعبہ میں تسلیم کیا ہے اور اپنے اس مشہور قطعہ میں ذمہ دارانہ حیثیت سے تخیلات کو الفاظ کا جامہ پہنایا ہے۔

روزیکہ بکعبہ مرتضی پیدا شد سبحان اللہ — درکون و مکان جلوہ نما پیدا شد صلوات اللہ

جبرئیل ز آسمان فرود آمد و گفت اے ختم رسل — فرزند یگانۂ خدا پیدا شد واللہ باللہ

صنعت مستزاد میں یہ معنی خیز رباعی ہے جس کے الفاظ کی توضیح کیلئے دفتر چاہیئے

اور خواجہ صاحب نے انتہائی وجد میں جذبات کے جس دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے وہ انکی عقیدتمندی کی پوری نقشہ کشی کر رہا ہے پہلے مصرعہ میں ذکر میلاد کے ساتھ سبحان اللہ اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ کعبہ میں ولادت ایک محیر العقول اعجاز ہے جو تعجب انگیز لب و لہجہ میں بیان کرنے کے لائق ہے دوسرے مصرعہ میں مولود کی نورانیت کو تمام کون و مکان کا "جلوہ نما" کہکر ثابت کیا ہے ایسی نور بار ہستی کیلئے کعبہ کی چار دیواری کو فانوس بنایا گیا تھا آخری شعر میں صاحب مولود کعبہ کے اجلال میں وحی آسمانی کو نظم کیا ہے کہ ملک نے بقسم مژدہ ولادت سنا کر تہنیت ادا کیا یہ پاکیزہ فکر ہمارے موضوع کو قوت پہونچانے میں بہت کچھ مفید ہے -

(۶)

کمال الدین ابو سالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی بھی کعبہ کو حضرت علی مرتضی کی ولادتگاہ بتاتے ہیں اور اپنی کتاب کے باب اول فصل اول میں رقمطراز ہیں :-

ولد بالکعبۃ البیت الحرام وکان مولدہ بعد ان تزوج رسول اللہ بخدیجۃ بثلث سنین وکان عمر رسول اللہ یومئذ وقتئذ ثمانیۃ وعشرین سنۃ (مطالب السئول فی مناقب آل الرسول صفحہ ۳۷ چھاپہ لکھنؤ مطبع جعفری سنہ ۱۳۰۲ھ)

(ترجمہ) آپ کعبہ میں خاص بیت الحرام کے اندر پیدا ہوئے اور آپکی ولادت پیغمبر خدا کی خدیجہ کیساتھ شادی کے تین برس بعد ہوئی اور پیغمبر خدا کی عمر اوس سن اٹھائیس برس تھی۔



(۷)

شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزعلی معروف بسبط ابن جوزی محققانہ انداز سے
ولادت علی مرتضیٰ روحی لہ الفداء پر روشنی ڈالتے ہین ملاحظہ ہو۔

روی ان فاطمۃ بنت اسد کانت تطوف بالبیت وھی حامل بعلیؑ
فضربھا الطلق ففتح لھا باب الکعبۃ فدخلت فوضعتہ فیھا وکذا حکیم بن حزام ولدتہ
امہ فی الکعبۃ قلت وقد اخرج لھا ابو نعیم الحافظ حدیثا طویلا فی
فضلھا الا انھم قالوا فی اسنادہ روح بن صلاح ضعفہ ابن عدی فلذلک
لم نذکرہ (تذکرہ خواص الامہ فی فضائل الائمۃ)

(ترجمہ) روایت ہے کہ فاطمہ بنت اسد طواف خانہ مین مشغول تھین اور حاملہ تھین
پس درد زہ شروع ہوا تو اودن کے لئے کعبہ کا در وا ہو گیا اور وہ اندر داخل ہوئین اور بچہ
کعبہ مین پیدا ہوا اور اسیطرح حکیم بن حزام کو اوسکی ماں نے کعبہ مین جنا مین کہتا ہون
کہ اسکو حافظ ابونعیم نے روایت کیا ہی اور ایک طویل لانبی حدیث اوسکی فضائل مین نقل
کی ہی مگر اونھون نے سلسلہ سند مین روح بن صلاح کا نام لیا ہی جس کو ابن عدی نے ضعیف
سمجھا ہی اسلئے ہم اوس کا ذکر نہین کرتے۔"

اس وقت تک جو کچھ بھی ثابت ہوا تھا وہ اسقدر کہ "خانہ کعبہ مولد علیؑ تھا اور آپ کے
سوا کعبہ مین کوئی پیدا نہین ہوا۔"

لیکن اس مقام پر سبط ابن جوزی نے حکیم بن حزام کی ولادت کی بے بنیاد خبر کی

قلمی کھولدی ہی اور بتایا ہی کہ جس سلسلۂ روایت مین اس طرز واقعہ کی خبر ہی وہ راوی ضعیف ہونے سے اس قابل بھی نہین ہی کہ صفحہ قرطاس پر اوس کا ذکر کیا جائے خاتمہ اوراق مین ہم انشاء اللہ اس بحث کو چھیڑین گے قارئین کرام یاد رکھین۔

(۸)

مولانا روم جن کے اجلال مین مسلمانون کے چھوٹے بڑے سب ہم آواز ہین اور اہلسنت جماعت کا ہر طبقہ اون کا نام سنکر سر نیاز خم کرتا ہی ایک شعر مین اپنے خیالات کا اظہار عجب گرانقدر عنوان سے فرماتے ہین ؎

اے شحنہ دشت نجف از تو نجف دیدہ شرف
تو در میان کعبہ صدف مستان ملامت میکنند

(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی صہ۸ سطر ۱۰ چھاپہ بمبئی ۱۳۲۱ھ)

یہ مستانہ کلام ہی جس کی ہر ہر لفظ بحر الفت مین ڈوبی ہوئی اور حقیقت آگین ہی اور مصرعہ ثانیہ سے صاف ظاہر ہی جب کعبہ صدف ہوا تو علیؑ در آبدار جسکی ضیا ربانی سے مذہب کا راستہ نظر آتا ہی۔

(۹)

احمد بن منصور گازرونی اپنی کتاب مین حضرت علیؑ کو مولود کعبہ تسلیم کرتے ہین اس کتاب کا دیباچہ بایں الفاظ ہی الحمد للہ الذی قصرت الافہام عما یلیق بکبریائہ اور بتاریخ ۱۰ ماہ رمضان ۸۰۰ھ ہجری مصنف اسکی تصنیف سے فارغ ہوئے ہین

ملاحظہ ہو عین عبارت -

امہ فاطمۃ بنت اسد وھی اول ھاشمیۃ ولدت لھاشمی ولدت فاطمۃ علیا فی الکعبۃ ونقل عنھا انھا کانت اذا ارادت ان یسجد لصنم وعلی فی بطنھا لم یمکنھا ولذلک یقال عند ذکر اسمہ کرم اللہ وجھہ ای کرم اللہ وجھہ من ان یسجد لصنم (مفتاح الفتوح)

(ترجمہ) ماں اون کی فاطمہ بنت اسد تھیں وہ پہلی ہاشمیہ ہیں جن سے ہاشمی ہی اولاد پیدا ہوئی اور علی فاطمہ کے بطن سے کعبہ میں پیدا ہوے اور فاطمہ بنت اسد سے منقول ہے کہ جب وہ بت کے سجدہ کا ارادہ کرتی تھیں در انحالیکہ علی ان کے شکم میں تھے تو وہ اونھیں سجدہ سے روکتے تھے اسی وجہ سے اون کے نام کیساتھ کہا جاتا ہے کرم اللہ وجہہ یعنی خدا نے اون کے چہرہ کو اس بات سے بزرگ قرار دیا ہے کہ بت کے سامنے کبھی سجدہ کرتے "۔

اس کتاب کی طرف ہمکو عبقات الانوار حدیث مدینۃ العلم نے توجہ دلائی ہے من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ -

(۱۰)

ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی ذکر ولادت میں یہ عجیب واقعہ لکھتے ہیں جو بجد مفید مطلوب ہے آوردہ اند کہ پیش ازین درون خانہ کعبہ بت بسیار بودند کہ ایشان را معیار الولادی گفتند و آن چنان بود کہ ہر فرزند کہ در مکہ متولد می شد، روز سوم ولد را

درون کعبہ می آوردند می نہادند آن مارکہ محک نام داشت از دیوار بیرون آمد اگر فرزند حلال زادہ می بود بوسے میکرد و بازی گشت و اگر فرزند حرام زادہ می بود آن مار تف می زد وان ولد بیہوش می شد حکم می کردند کہ ولد حرام زادہ است چون شاہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ تولد شد درون کعبہ آوردہ اند کہ ہردو مار فرود آمدند و خواستند تا بوسے کنند شاہ ہردو مار را گرفت و دریدو پارہ پارہ کرد اہل مکہ در خروش شدند کہ محک را کشت و در گریہ شدند مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود غمگین مشو پروردگار عالم محک عالم علی را گردانید در یک محلے دو محک نمی باشد ہر کہ علی و فرزندان او را دوست دارد حلال زادہ است و ہر کہ دشمن دارد تواند بود کہ حرام زادہ است (ہدایۃ السعداء)

(ترجمہ) روایت کی گئی ہے کہ قبل زین کعبہ میں دو سانپ رہا کرتے تھے جن کو معیار الولد کہتے تھے اسلئے کہ جو بچہ مکہ میں پیدا ہوتا تھا تیسرے دن بچہ کو کعبہ کے اندر لاتے تھے اور رکھدیتے تھے وہ سانپ جسکا محک (کسوٹی) نام تھا دیوار سے ظاہر ہو کر بچہ کو سونگھتا اگر بچہ حلالی ہوتا تو چلا جاتا اور اگر حرامی ہوتا تو وہ پھنکار مارتا جس سے وہ بچہ غش کھاجاتا لوگ سمجھ جاتے کہ حرامی ہے جب شاہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ اندرون کعبہ پیدا ہوئے تو روایت ہے کہ دونوں سانپ نیچے اترے اور سونگھنا چاہتے تھے کہ شاہ ولایت نے دونوں کو چیر ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دئے مکہ والوں میں غلغلہ ہوا کہ کسوٹی کو فنا کر دیا سب رونے لگے حضرت سرور کائنات صلعم نے فرمایا کہ

رنجیدہ نہ ہو خدا وند عالم نے تمام عالم کیلئے علیؑ کو کسوٹی قرار دیا ہی اور ایک جگہ دو کسوٹیاں نہیں رہ سکتیں جو بھی علیؑ اور ان کے دونوں بچوں کو دوست رکھے وہ حلال زادہ ہی اور جو دشمن رکھے وہ ہو سکتا ہی کہ حرام زادہ ہو۔

یہ عبارت بھی ہمارے مطلوب کے اثبات مین ایک گرانقدر اضافہ ہی اور ملک العلماء کا حضرت علی کو بار بار ارشاد ولایت لکھنا اسبات کی دلیل ہی کہ اولی الامر بھی انکے سوا کوئی نہ تھا۔

(۱۱)

امام اہلسنت شیخ نور الدین علی بن احمد معروف بابن صباغ مالکی بھی اس فضلیت کو ذات علویہ سے مخصوص قرار دیتے ہین۔

ولد علی بمکۃ المشرفہ بداخل البیت الحرام یوم التالث عشر من شہر اللہ الاصم الرجب الفرد سنۃ ثلاثین من عام الفیل قبل الھجرۃ ثلث وعشر سنۃ وقیل بخمس وعشرین وقبل المبعث باثنی عشرۃ سنۃ وقیل بعشر سنین ولم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ وھی فضیلۃ خصہ اللہ تعالی بہا اجلالاً واعلاءً لمرتبتہ واظہاراً لتکرمتہ۔

(الفصول المہمہ چھاپہ ایران صـ۱۴)

(ترجمہ) ولادت علیؑ مکہ مشرفہ مین اندرون کعبہ ۱۳ ماہ رجب کو جو خدا کا مہینہ ہی اور جسمین کشت وخون حرام ہونیکی وجہ سے آلات حرب کی جھنکار کبھی سنائی نہیں دی

اور جو سلسلہ مین فرد ہی ۔ ۳۰ عام الفیل مین ہجرت سے ۲۳ یا ۲۵ سال پہلے اور بعثت سے دس بارہ سال پہلے آپکے سوا خانہ کعبہ مین کوئی شخص کبھی پیدا نہین ہوا یہ وہ فضیلت ہے کہ حق تعالیٰ نے اون جناب کو اس سے اجلال منزلت اور اعلاء مرتبت اور اظہار کرامت مین مخصوص کیا ہے ۔"

یہ عبارت بھی خانہ کعبہ کو مولد علی بتلانے مین سابق کی عبارتون سے متفق اللفظ اور کعبہ مین ولادت کو آپسے مخصوص ثابت کرتی ہی ۔

یہ الفاظ کہ لم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ خاص طور کی توجہ کے قابل ہین معلوم ہوا کہ علامہ ابن صباغ اس طغرا دخیال پر کہ "کعبہ مین حکیم بن حزام بھی پیدا ہوا ہی" ملتفت ہو کر فضیلت کو خاص کرتے ہین یہ کہ "علی کے قبل کوئی شخص کعبہ مین متولد نہین ہوا" وہ پر زور نفی ہی جو حکیم بن حزام کی ولادت کے خیال کو نیست و نابود کر دیتی ہی اور جس سے ثابت ہوتا ہی کہ کوئی حضرت علی کا اس فضیلت مین شریک نہین ہی ۔ یہ الفاظ ناظرین کو آئندہ ملا صالح ترمذی کشفی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فاضل بدخشانی وغیرہ کے قلم سے بھی ملین گے ۔

(۱۲)

امام النحاۃ مولوی عبدالرحمان جامی اپنی مشہور کتاب شواہد النبوت مین جس کا صحیح ترین نسخہ جو ۹۰۸ھ مین بمقام مکہ معظمہ مصنف کے اصل نسخہ سے نقل کیا گیا ہے میرے سامنے ہی اسمین وہ تحریر فرماتے ہین ۔

ولادت وے بمکہ بودہ است بعد از عام فیل بہفت سال و بعضی گفتہ اند ولادت وے در خانہ کعبہ بودہ است و در وقت بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانزدہ سال بودہ است۔ (شواہد النبوۃ)

(ترجمہ) اون کی پیدائش مکہ مین سنہ ۷ عام الفیل مین ہوئی اور بعضی کہتے ہین کہ آپ کعبہ مین پیدا ہوے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے وقت پندرہ برس کے تھے۔"

اس عبارت سے کسقدر ضعف کی بو آرہی ہی جو ملا جامی ایسے محب اہلبیت کی شان سے بعید ہی ملا جامی وہ بزرگ تھے جنھون نے مدح امیر المومنین علیہ السلام مین "ہشت بند" نظم کر کے معاصرین سے خراج تحسین وآفرین حاصل کیا ہمین اسقدر شغف رکھنے والے کے مرقومہ بالا انداز تحریر مین شکوہ تھا جو کتب اہلسنت مین قطعہ دیکھکر جاتا رہا ؎

سوے کعبہ رود شیخ و من بسوے نجف | بحق کعبہ کہ آنجا مراست حق بطرف
تفاوتے کہ میان من است و او ہیت | کہ من بسوے گہر رفتم و او بسوے صدف

(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی صـ۸ سطر ۲ چھاپہ بمبئی)

(ترجمہ) شیخ سمت کعبہ کو جاتا ہی اور مین نجف کی طرف رب کعبہ مین ہی حق بجانب ہون اوس مین اور مجھہ مین بڑا فرق ہی مین موتی کی طرف جاتا ہون اور وہ صدف کی سمت۔"

خدا کا شکر کہ ایسے جلیل القدر شخص کے نظم و نثر کلمات سے ثابت ہوا کہ علی مرتضی کعبہ کے اندر پیدا ہوے اون کے مذاق مین مشہد علی اور کعبہ مین وہی فرق ہے جو موتی

اور صدف میں ہے ۔

(۱۳)

ملا حسین واعظ کاشفی جو اہلسنت وجماعت میں بلند پایہ عالم سمجھے جاتے ہیں رقمطراز ہیں ۔

در کتاب بشائر المصطفیٰ از یزید بن قعنب نقل می کنند کہ من با عباس بن عبد المطلب وجمعے از بنی عبد العزیٰ بازاء بیت الحرام نشستہ بودم کہ فاطمہ بنت اسد بمسجد درآمد وحالانکہ حامل بود بعلی واز حمل وے مدت نہ ماہ گذشتہ بود وبطواف اشتغال نمودناگاہ اثر طلق وعلامت زادن بوے ظاہر شد ومجال بیرون رفتن از مسجد نماند گفت اے خداوند خانہ بحرمت بانی این خانہ کہ ولادت را بر من آسان کنی راوی گوید کہ فی الحال جدار کشادہ شد وفاطمہ بخانہ دردن رفت واز چشم ما غائب گشت وما خواستیم بخانہ درائیم میسر نشد وروز چہارم بیرون آمد علی را بر دست گرفتہ امام ابو داؤد بنا کتی آوردہ کہ پیش از علی وبعد از علی ہیچکس را این شرف نبود کہ وے درخانہ کعبہ متولد شدہ باشد ۔

(روضۃ الشہداء صفحہ ۱۲۴ چھاپہ نولکشور ۱۸۷۳ء)

(ترجمہ) کتاب بشائر المصطفیٰ میں یزید بن قعنب سے منقول ہے کہ میں عباس بن عبد مطلب اور اولاد عبد العزیٰ کے ایک گروہ کے ساتھ روبروے بیت الحرام بیٹھا تھا کہ فاطمہ بنت اسد مسجد میں داخل ہوئیں درانحالیکہ حمل سے تھیں اور نو مہینہ پورے

گذر چکے تھے طواف کر رہی تھین کہ درد زہ کا اثر ظاہر ہوا اور وضع حمل کی علامتین ایسی نمایان ہوئین کہ مسجد سے باہر جانے کی حالت نہ رہی تو انھون نے بارگاہ صمدیت مین عرض کیا اے گھر کے مالک تجھے اسکے بنانیوالے کی بزرگی کا واسطہ سختی کو مجھپر آسان کر راوی کہتا ہے کہ فوراً دیوار شق ہوئی اور فاطمہ اندر چلی گئین اور ہماری آنکھون سے غائب ہوگئین اور ہم نے چاہا کہ کعبہ مین ہم بھی داخل ہو جائین تو کسی طرح اندر پہونچ نہ سکے چوتھے دن نکلین تو علی کو ہاتھون پر لئے ہوے تھین امام ابوداؤد بناکتی کہتے ہین کہ علی سے پہلے اور ان کے بعد کسی کو یہ شرف حاصل نہین ہوا کہ وہ کعبہ مین پیدا ہو"۔

اس عبارت مین دو باتین قابل غور ہین ایک تو یہ کہ جب فاطمہ بنت اسد کعبہ مین پہونچ گئین تو حاضرین نے بھی چاہا کہ ہم اندر پہونچکر واقعہ ولادت دیکھین مگر کسی کا دسترس نہوا اور کعبہ مین پہونچنے کی کوشش ناکامیاب رہی یہ اعجاز نہین تو کیا ہے؟ کہ ایک عورت تو کعبہ مین آجاتی ہے اور مردون کی تدبیرین کارگر نہین ہوتین دوسرے امام ابوداؤد بناکتی کی رائے نوٹ کرنیکے لائق ہے وہ بھی کعبہ مین ولادت کے حامی اور آپ ہی اس شرف کو خاص کہتے ہین۔

(۱۴)

علامہ نورالدین حلبی شافعی حالات سرور اکرم مین رقمطراز ہین:-

وفی سنۃ ثلاثین من مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فی الکعبۃ۔ (انسان العیون فی سیرۃ الامین

المامون ملقب بہ سیرت حلبیہ جز سوئم صفحہ ۱۷۰ چھاپہ مصر ۱۳۰۸ھ)

(ترجمہ) اور ۳۰ سنہ ہجری مین ولادت پیغمبر خدا صلعم سے علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کعبہ مین پیدا ہوئے یہ تاریخی ثبوت ایسا گرانقدر ہی جس کے بعد کوئی شک و شبہہ باقی نہ رہنا چاہیے۔

(۱۵)

شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری لکھتے ہین۔

گفتہ بودند کہ نام کردہ بود اورا مادر وی فاطمہ بنت اسد حیدرہ بنام پدرش اسد و حیدرہ نام اسد است و چون قدوم آورد ابوطالب کردہ پنداشت این نام را پس تسمیہ کردہ است بعلی و تسمیہ کرد اورا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بصدیق کذا فی ریاض النضرۃ و تکنیہ کردہ است بہ ابی الریحانتین و نیز لقب کردہ است بہ بیضۃ البلد و امین و شریف و ہادی و مہتدی و بذی الاذن الواعیہ و یعسوب الامہ و گفتہ اند کہ بود ولادت وے در جوف کعبہ (مدارج النبوۃ)

(ترجمہ) علی بن ابی طالبؑ کا نام انکی ماں فاطمہ بنت اسد نے حیدرہ اپنے باپ اسد کے نام پر رکھا اور جب ابو طالب آئے اور انکو یہ نام پسند نہ آیا تو انھون نے علیؑ نام رکھا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق نام رکھا جیسا کہ ریاض النضرہ مین ہی اور کنیت رکھی ابو الریحانتین اور نیز بیضۃ البلد اور امین اور شریف و ہادی و مہتدی اور ذوالاذن الواعیہ اور یعسوب الامہ لقب رکھے اور راویون کا بیان ہی کہ

ولادت اون حضرت کی اندرون کعبہ ہوئی ۔

(۱۶)

فاضل سعید گجراتی جو اجلہ اہلسنت مین ہین شیخ قطب الدین حنفی کی مشہور تصنیف
کتاب الاعلام باعلام مسجد اللہ الحرام کے حاشیہ مین تحریر فرماتے ہین ۔

قولہ وفی مکۃ مواضع مبارکۃ وموالید متیمنۃ ومساجد مشہورۃ
فمنھا مولد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فھو بالقرب من مولد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقرب جبل ابی قبیس فی قفاہ فی شعب یقال لہ
شعب علی بہ مسجد یصلی فیہ اقول سبحانک ھذا بھتان عظیم مولد
علی کرم اللہ وجہہ اصل الکعبۃ وجوف فیھا کما یشحن بہ الروایات من
الثقات وامثال ھذہ المقالات من وضع المتعصبین لاھل بیت
النبوۃ عصمہم اللہ المسلمین الثابتین علی طریقۃ اھل السنۃ والجماعۃ
ورفض بدع اھل التعصب (حاشیہ کتاب الاعلام)

(ترجمہ) قول مصنف ۔ اور مکہ مین مبارک جگہین اور مقامات پیدائش
اور مشہور مسجدین ہین منجملہ اوس کے مقام پیدائش حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے
جو مولد نبی سے قریب ہے اور کوہ ابو قبیس کے نزدیک اوسکی پشت پر واقع ہے جسے شعب
علی کہتے ہین وہان ایک مسجد بنی ہوئی ہے جسمین لوگ نماز پڑھتے ہین ۔ مین
کہتا ہون اے خدا پاک و منزہ ہے تو یہ عظیم بہتان ہے مولد علی کرم اللہ وجہہ خود کعبہ

کے اندر ہے جیسا کہ ثقات کی روایتیں بتاتی ہیں ایسے اقوال اہل بیت نبوت سے تعصب کرنیوالوں نے گرہ لئی ہیں محفوظ رکھے اس ہی خدا مسلمانوں کو جو اہل سنت جماعت کے طریقہ پر ثابت ہیں اور اہل رفض کے تعصب سے بچائے۔

(۱۷)

میر محمد صالح حسینی ترمذی کشفی بن عبداللہ اکبر آبادی مناقب میں لکھتے ہیں۔

از یزید بن قعنب مرویست کہ من با عباس بن عبدالمطلب بودم و جمعی از بنی عزی بازاء بیت اللہ الحرام نشستہ بودند فاطمہ بنت اسد بمسجد در آمد و در عین طواف اثر طلق بر وے ظاہر شد چون مجال بیرون رفتن نماند گفت خدا وندا بحرمت این خانہ متبرک ولادت بر من آسان گردان راوی گوید دیدم کہ دیوار خانہ کعبہ شق شد و فاطمہ درون رفت و روز چہارم امیرؑ را بر دست گرفتہ بیرون آمد اُو بنا کتی گوید کہ پیش از امیرؑ و بعد از وے ہیچکس باین شرف عظمیٰ مشرف نگشتہ کہ در خانہ کعبہ متولد شدہ باشد۔ (مناقب ترمذی کشفی صـ۸ چھاپہ بمبئی سنہ ۱۳۲۱ھ)

فاضل مصنف نے روضۃ الشہداء کی عبارت نقل کی ہے جو ماقبل کے صفحات میں گذر چکی اسی وجہ سے ترجمہ کی ضرورت نہیں دوسرے صفحہ میں اپنے تخیلات کو نظمایوں ادا کرتے ہیں

در فضائل بے نظیر آمد علی — بر ہمہ عالم امیر آمد علی

آن علی کو مادرش در کعبہ زاد — آنکہ بر دوشش پیمبر پا نہاد

آن علی کو نامش از عیب آمدہ   آنچہ از عیب است بے عیب آمدہ

(مناقب ترمذی ص۸۹)

(۱۸)

مرزا محمد بن معتمد خان بدخشانی اپنی دو کتابون مین نہایت پر زور لفظون مین کعبہ مین علوی ولادت کا ثبوت دیتے ہین ۔

(پہلی کتاب)

کانت ولادت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ یوم الجمعہ الثالث عشر من رجب بعد عام الفیل ثلثین سنہ بمکہ فی البیت الحرام وسمتہ امہ حیدرہ

(مفتاح النجا فی مناقب آل العباء)

(ترجمہ) اور ولادت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کی ۱۳ رجب بروز جمعہ ۳۰ سنہ عام الفیل بمقام مکہ کعبے کے اندر واقع ہوئی اور اون کی مان نے اون کا نام حیدر رکھا

(دوسری کتاب)

فاضل بدخشانی کو مفتاح النجا کی تدوین کے بعد کتاب کے مختصر کرنے کا خیال پیدا ہوا اور صرف اون مطالب کو جو صحت و اعتبار کے لحاظ سے ناقابل انکار تھے علیحدہ کتابی صورت مین جمع کر کے فضائل اہلبیت کی ایک دوسری خدمت انجام دی اور اس تلخیص المفتاح مین بھی اپنے ممدوح کو مولود کعبہ تسلیم کرنے مین عذر نہ ہوا ملاحظہ ہو دوسری عبارت ۔

کانت ولادة علی کرم اللہ وجہہ یوم الجمعة لثلث عشر خلت من رجب بعد عام الفیل بثلثین سنة بمکة وروی انہ ولد فی البیت الحرام ولم یولد فی البیت احد سواہ ولا قبلہ ولا بعدہ وھی فضیلة خصہ اللہ بھا۔ (نزل الابرار بما صح من مناقب اہل بیت الاطہار)

ترجمہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت بروز جمعہ ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل میں بمقام مکہ واقع ہوئی اور روایت ہے کہ وہ جناب خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور حجرہ کعبہ میں کوئی نہ ان سے پہلے پیدا ہوا نہ بعد یہ وہ فضیلت ہے جس سے خدا نے انہیں کو مخصوص کیا تھا۔

(۱۹)

شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم محدث دہلوی جو شاہ عبد العزیز دہلوی مصنف تحفہ اثنا عشریہ کے والد ہیں اور جو ہندوستان میں بارھویں صدی کے مجدد مانے گئے ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

قد تواترت الاخبار ان فاطمة بنت اسد ولدت امیر المومنین علیا فی جوف الکعبة فانہ ولد یوم الجمعة الثالث عشر من شہر رجب بعد عام الفیل بثلثین سنة فی الکعبة لم یولد فیہا احد سواہ قبلہ ولا بعدہ (ازالة الخفاء)

ترجمہ) اخبار متواترہ سے ثابت ہے کہ امیر المومنین علی فاطمہ بنت اسد کے بطن سے

کعبہ کے اندر ۱۳ رجب بروز جمعہ سنہ ۳۰ عام الفیل مین پیدا ہوے اور کعبہ مین انکے سوا کوئی دوسرا پیدا نہین ہوا نہ اون سے پہلے نہ بعد اس عبارت مین محدث دہلوی نے ذمہ دارانہ حیثیت سے واقعہ ولادت کو خبر متواتر تسلیم کیا ہی اور اوسکے ساتھ کعبہ مین آپکے غیر کی ولادت کی بزور نفی کی ہی جس سے دشمن کے تمام خیالات کا قلع قمع ہوکر حقیقت بے نقاب نظر آتی ہی۔

(۲۰)

مولوی صدر الدین احمد بردوانی جو متاخرین علماء اہلسنت مین ہین لکھتے ہین۔

ولادت او در جوف کعبہ بود بعد از عام الفیل بسی سال روز جمعہ سیزدہم ماہ رجب۔ (روائح المصطفے صفحہ ۱۰ مطبوعہ مطبع احمدی کانپور سنہ ۱۳۰۲ ہجری)

(ترجمہ) ولادت اون حضرت کی خانہ کعبہ مین جمعہ کے دن ۱۳ رجب سنہ ۳۰ عام الفیل مین ہوئی۔

(۲۱)

شاہ محمد حسن صابری چشتی اپنی مبسوط "تاریخ مین لکھتے ہین۔

تاریخ ۱۸ رجب بعد گذرنے ۳۰ سال عام الفیل روز جمعہ وقت چاشت اور دس سال چھہ دن پہلے بعثت رسول خدا سے خانہ کعبہ مین آپ پیدا ہوے۔

(آئینہ تصوف صـ۹ چھاپہ رامپور سنہ ۱۳۱۱ھ)

(۲۲)

اس روایت کی شہرت اور زبان زدگی خلق کا یہ عالم ہے کہ اہلسنت کے ادبا و شعرا نے بھی نظماً اس کو ادا کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

منشی عدیم النظیر غلام امام شہید اپنی مشہور انشا میں ضمناً مدح اہلبیت کی طرف عنان توجہ مبذول کرتے ہیں ؎

مرا سینہ ہے بیت بود و باش شیر یزداں کا
فضائے لامکاں سے قرب ہے مرغ شبستاں کا

جو پوچھا میں نے اوس کا مرتبہ کس طریقے سے
بتایا کان میں مجھکو علیؑ ہے نام یزداں کا

بتوں کے توڑنے میں اوسکا ابراہیم ہمسر تھا
اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہِ رسولاں کا

بہت دشوار تھا دیوار کیونکر پھاندتی امت
اگر وہ در نہ ہوتا مصطفےٰ کی شہر عرفاں کا

شرف حاصل ہوا ہے کعبہ کو اوسکی ولادت سے
پرستش گاہ محشر تک رہیگا ہر مسلماں کا

(انشاء بہار بیخزاں)

ان اشعار میں فاضل ناظم نے کعبہ میں ولادت علیؑ کو تسلیم کرتے ہوئے خانہ خدا کے تشرف کا سبب ٹھہرا دیا ہے یہ مضمون آفرینی بھی یاد رکھنے کے لائق ہے۔

(۲۳)

مولوی عبید اللہ بن مظہر جمال المتخلص بہ بسمل امرتسری سوانح عمری حضرت امیر المومنین علیہ السلام باب چہارم موسوم بہ العروۃ الوثقیٰ فی خصائص المرتضیٰ میں لکھتے ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کا تولد اتوار کی رات رجب کی تیئیسوین سنہ ۹۲ سکندری کو ہوا ان دنون ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہونے کے بعد آپ عین خانہ کعبہ بیت اللہ شریف مین تولد ہوے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک اٹھائیس برس کا تھا۔

(ارجح المطالب ص ۳۴۶ چھاپہ نولکشور لاہور)

(۲۴)

فاضل معاصر مولوی عبدالحمید خان دہلوی سیر الخلفاء مین لکھتے ہین۔

طبقات ابن سعد اور اسد الغابہ مین لکھا ہو کہ حضرت علی مکہ مکرمہ مین بروز جمعہ بتاریخ ۱۳ رجب سنہ ۳۰ عام الفیل پیدا ہوے آپ سے پہلے خاص بیت اللہ شریف کی چار دیواری کے اندر کوئی بچہ پیدا نہین ہوا سیدنا حضرت علی اگرچہ چوتھے خلیفہ سمجھے جاتے ہین لیکن درحقیقت وہ ہر خلیفہ کے زمانہ مین صاحب اقتدار اور اثر تھے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ ہوے تو حضرت علی ان کو امداد دیتے رہے بعد انکے جب عمر فاروق خلیفہ ہوے تو انکے بھی سب سے بڑے مددگار حضرت علی تھے پھر حضرت فاروق کے بعد جب حضرت عثمان ذوالنورین خلیفہ ہوئے تو حضرت علی ان کو بھی امداد دیتے رہے۔

(رسالہ مولوی دہلی جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۴۷ ہجری)

یہ تھے علماء اہلسنت کی وہ مستند بیانات جن سے امیرالمومنینؑ کا مولود کعبہ ہونا ثابت ہے اور اب کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں ان میں زیادہ تر وہ ارباب کمال ہیں جن کو فن تاریخ کا امام تسلیم کیا گیا ہے انکی زرین عبارتیں دیکھنے کے بعد ابن روزبھان کا قول یاد آتا ہے لم یصححہ علماء التواریخ کعبہ میں ولادت کو مورخین نے صحیح نہیں سمجھا" اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسعودی اور نورالدین علی حلبی شافعی اور کمال الدین بن طلحہ اور سبط ابن جوزی وغیرہ ایسی ہستیاں تاریخی ذوق سے معرا ہیں؟ مبارکباد کے لائق ہے وہ ذات جس کے فضائل دشمنوں کی زبان پر جاری ہوئے اور دشمنوں کی مہتم بالشان تو توں کے چھپانے سے چھپ نہ سکے جتنی کوششیں حقیقت کے خلاف کی گئیں اتنا ہی تاریخ نے امانت داری کیساتھ مناقب کو پیش کردیا اور متعصبین کو نامرادی کا روز سیاہ دیکھنا پڑا نہ طبزاد حدیثیں مفید ہوئیں نہ خود ساختہ اقوال فائدہ مند ہوئے عصبیت کے پر زور مظاہرہ کے ساتھ آفتاب فضیلت کی چمک بڑھتی گئی ۔

مولود کعبہ عیسائی نقطہ نظر سے

امیرالمومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی کعبہ میں ولادت نہ صرف اسلامی نقطہ نظر سے ثابت ہے بلکہ عبدالمسیح انطاکی بھی جو ملک شام کے قدیم شہر حلب کے عیسائی عالم ہیں اپنے معرکۃ آرا قصیدہ میں جو ۵ ہزار ۹۰ عربی اشعار پر مشتمل ہے

اعتراف کرتے ہین ؎

فی رحبۃ الکعبۃ الزہرا قد انبثقت — انوار طفل وضائت فی مغانیہا

قالوا ابن من فاجیبوا انہ ولد — من نسل ہاشم من اسمیٰ ذرار یہا

ہنّوا اباطالب الجواد والدہٗ — والام فاطمۃ ہیوا تہنیہا

(ترجمہ) کعبہ معظمہ کی فضا مین ایک نومولود بچہ کے چہرہ کی چھوٹ پھیل گئی اور ایک مرتبہ اسکے در و دیوار کو روشن کردیا لوگ پوچھتے ہین یہ کس کا فرزند ہی بتلادو کہ یہ بنی ہاشم کے خاندان کی بلند ترین نسل کا مبارک بچہ ہی اوسکے باپ سخی اور جواد ابوطالب کو اس فرزند کی تہنیت پیش کرو اور چلو چل کر اسکی ان فاطمہ بنت اسد کو مبارکباد دین۔

قصیدہ طویل در واقعہ ولادت پے درپے اشعار مین نظم کیا گیا ہی جس کی تفصیل کی چندان ضرورت نہین ان اشعار کے ساتھ فاضل شاعر نے جو شرح کی ہی وہ سرمۂ کش دیدہ دل ہی۔

کانت ولادۃ سیدنا ومولانا امیر المومنین فی العام الثلاثین لولادۃ المصطفی علیہ وعلی آلہما الصلوۃ والسلام علی ما حقق المحققون فیکون ولادتہ الشریف حول ۶۰۱ مسیحیۃ من بشائر سعدہ علیہ صلوات اللہ انہ ولد فی الکعبۃ ولم امہا فیہا فاستبشر بذلک ابوہ وعمومتہ عند ولادتہ الشریفۃ دعتہ امہ حیدرۃ ومعنی ہذہ الکلمۃ الاسد وکانہا ارادت ان تسمیہا باسم ابیہا۔

(ترجمہ) ہمارے سردار اور آقا کی پیدائش ارباب تحقیق کے ارشاد کے موافق حضرت رسولؐ کی ولادت سے ۳۰ سال بعد ہوئی اور اس حساب سے ولادت آپکی تقریباً ۶۱۰ء میں واقع ہوئی اور پیدائش کے مخصوصیات سے یہ ہے کہ آپ کعبہ کے اندر پیدا ہوے اور آپ کی ولادت سے باپ چچا سب ہی خوش ہوئے ماں نے حیدر کہہ کے پکارا جسکی معنی شیر کے ہیں گویا مقصود یہ تھا کہ اپنے باپ کے نام پر نام رکھیں"۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ کعبہ میں ولادت کا ہونا اتنی محدود حیثیت نہیں رکھتا کہ اوس کا اثر صرف اسلامی لٹریچر تک ہو بلکہ اسقدر غیر معمولی شہرت پا چکا ہے کہ خواہ مخواہ عیسائیوں کو اوسے تسلیم کرنا پڑا اور کعبہ میں ولادت کے قائل ہونیوالوں کو محقق کا خطاب ملا۔

حکیم بن حزام کی ولادت پر اجمالی نظر

گو اس سے قبل ثابت کیا جا چکا ہے کہ کعبہ میں جناب امیرالمومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے سوا کوئی فرد بشر پیدا نہیں ہوا مگر پھر بھی ہمارا دعوی تشنہ دلیل ہے اور مطلب پر ایک ہلکا سا پردہ پڑا ہے جس کے اٹھانے کیلئے دو تنقیحیں قائم ہونا ضروری ہیں۔

(۱) حکیم بن حزام کون تھا۔

(۲) اوسکی ولادت کب ہوئی۔

ان دونون تنقیحون پر بحث کرنیکے بعد واقعہ کی نوعیت ظاہر ہوکر آشکار ہوکر نقاب کشائی آسان ہی۔

پہلی تنقیح اس سے کوئی شخص انکار نہین کرسکتا کہ حکیم بن حزام نے ولادت کے بعد مدتون کفر والحاد کی زندگی بسر کی ہی جن لوگون نے اوسکی پیدائش پر روشنی ڈالی ہی اونھون نے کوئی بات ایسی نہین بیان کی جس سے اوسکا اجلال عام نگاہون مین ظاہر ہو علامہ ابن عبدالبر واقعہ ولادت کو حسب ذیل الفاظ مین لکھتے ہین۔

ان امہ حملت الکعبۃ فی نسوۃ من قریش وھی حامل فضربھا المخاض فاتیت بنطع فولدت علیہ (استیعاب فی فضائل الاصحاب ص۱۲۲)

حکیم بن حزام کی ماں کعبہ مین چند زنان قریش کیساتھ داخل ہوئی درانحالیکہ حمل سے تھی پس درد شروع ہوگیا اور فرش لاکر بچھا دیا جس پر حکیم بن حزام پیدا ہوا۔"

اگر اس واقعہ مین کچھ بھی صداقت ہوتی تو قریش مین کعبہ کو جو مرکزی حیثیت حاصل تھی اوس کو ملحوظ رکھتے ہوے ہم کہتے کہ اس قسم کے اتفاقی حادثے کعبہ مین بہت ہوے ہون گے مگر صاحب استیعاب کے غیر ذمہ دارانہ الفاظ جسمین نہ تو کعبہ کے اندر ولادت کی تصریح ہی نہ سلسلۂ سند ہی کوئی بحث کی ہی اور نہ ماخذ کا کچھ ذکر ہی خود بتاتے ہین کہ قصہ طبعزاد ہی اور سیر اوسوقت جبکہ سبط ابن جوزی ایسے محقق نے روایت کو ضعیف سمجھکر تذکرہ کے لائق بھی نہ سمجھا

شہید ثالث علامہ شوستری کا جواب

اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علامہ قاضی نور اللہ شوستری کے رشحہ قلم کو بھی نقل کر دین آپ فاضل ابن روزبہان کے جواب مین فرماتے ہین۔

حكمه بعدم التصحيح سقيم بعد ما روى المصنف ذلك من كتاب بشائر المصطفى وقد رواه عن يزيد بن قعنب ورواه ابن المغازلي مرفوعا الى علي بن الحسين على ما نقله صاحب كشف الغمة وكفى برواية مثلهما من اهل السنة حجة لنا عليهم كما مر وجهه مرارا ايضا كما صرح به الراوي الفضيلة والكرامة في ان باب الكعبة كان مقفلا ولما ظهر آثار وضع الحمل على فاطمة بنت اسد عند الطواف خارج الكعبة انفتح الباب باذن الله تعالى وهتف لها هاتف بالدخول وعلى تقدير صحة تولد حكيم بن حزام قبل الاسلام على وسط بيت الله الحرام فانما كان بحسب الاتفاق كما يتفق سقوط الطفل عن المراة والعجل عن البقرة في الطريق وغيره على انه لا ندعي التشرف بولادته في الكعبة فانه هو الكعبة الحقيقية لاهل الانتباه وقبلة اقبال المقبلين الى الله كما روى عنه انه قال نحن كعبة الله ونحن قبلة الله۔ (احقاق الحق)

اوسکی صحت کے خلاف آواز بلند کرنا سقیم ہے اسلئے کہ جب مصنف نے بشائر المصطفی

سے روایت اخذ کی اور اونھین یزید بن قعنب سے روایت کی گئی اور اوسے ابن مغازلی نے نقل کیا جس کا سلسلہ سند امام زین العابدین علیہ السلام تک پہونچتا ہی جیسا کہ صاحب کشف الغمہ نے اوسے نقل کیا ہی تو علمار اہلسنت مین سے ایسے دو شخصون کی روایت اون پر ہماری حجت قائم ہونے کیلئے کافی ہی جیسا کہ بارہا ذکر آچکا ہی اور نیز تصریح راوی کی بنا پر فضیلت اور بزرگی اس امر مین ہی کہ دروازہ کعبہ کا مقفل تھا اور جب آثار وضع حمل طواف کرتے وقت بیرون کعبہ فاطمہ بنت اسد پر طاری ہوے تو اون کیلئے بحکم خدا سے کعبہ کا در کھلا اور ہاتف نے اندرون کعبہ داخل ہونے کی ہدایت کی۔

اور اگر حکیم بن حزام کی ولادت کو قبل اسلام خانہ کعبہ مین فرض بھی کر لین تو وہ ایک اتفاقی امر تھا جس طرح اتفاقاً عورتون کا حمل گر جاتا ہی اور راستہ مین گائے بچہ جن دیتی ہے علاوہ اسکے ہم اسبات کے مدعی تھوڑی ہین کہ کعبہ مین ولادت سے اون کیلئے کوئی شرف ہوا اسلئے کہ وہ جناب خود کعبہ حقیقی ہین اور خدا کی طرف توجہ کرنیوالون کیلئے قبلہ جیسا کہ اون جناب سے روایت ہی کہ کعبہ خدا ہم ہین اور قبلہ خدا ہم ہین "

اس عبارت مین شہید علیہ الرحمہ نے صرف ابن مغازلی کی روایت سے استدلال کیا ہی جس کو ہم نذر قرطاس کر چکے ہین مگر خدا کا شکر کہ ہم نے علمار اہلسنت کی ایک بڑی تعداد کے قلم سے حکیم بن حزام کی ولادت کو بے بنیاد ثابت کر دیا۔ اب صاحب

ابطال الباطل کا یہ کہنا کہ المشہور بین الشیعۃ ان امیر المومنین ولد فی الکعبۃ سراسر ہٹ دھرمی اور انصاف کیخلاف ہے بلکہ ابن روزبہان کی عبارت کو اس طرح ہونا چاہیئے۔

المشہور بین السنۃ والجماعۃ ان امیر المومنین ولد فی الکعبۃ لیکن ہم بہرحال ابن روزبہان کے شکرگذار ہیں کہ انھوں نے بآں عصبیت حضرت کو امیر المومنین تسلیم کیا ہے اور ہم کو یہ کہنے کی گنجائش ہوئی کہ جو صحیح معنوں میں امیر المومنین ہو اسکی جا ولادت کیلئے وہی جگہ موزوں ہے جو زمین میں منتخب ہو اور یہ بات صرف کعبہ میں تھی۔

دوسری تنقیح

اگرچہ ضمناً یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جو لوگ حکیم ابن حزام کی ولادت کے قائل ہیں وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ حکیم بن حزام کفر کی حالت میں پیدا ہوا لہذا اسکی شان کعبہ میں ویسی ہے جیسا کہ خانہ خدا میں بتوں کی حیثیت تھی پھر بھی مزید تبصرہ کی ضرورت ہے علامہ ابن عبدالبر لکھتے ہیں۔

کان مولدہ قبل الفیل بثلث عشرۃ سنۃ وعاش حکیم بن حزام فی الجاہلیۃ ستین سنۃ وفی الاسلام ستین سنۃ وتوفی بالمدینۃ فی خلافۃ معاویۃ سنۃ اربع وخمسین وھو ابن مایۃ وعشرین سنۃ (استیعاب جلد اول ص ۱۳۲)

حکیم بن حزام سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے تیرہ برس پہلے پیدا ہوا اور ۶۰ برس ایام جاہلیت مین اور ساٹھ برس اسلام مین رہا اور مدینہ مین امیر معاویہ کے دور حکومت ۵۴ھ مین ۱۲۰ برس کی عمر مین وفات پائی"۔

ہمارے خیال مین یہ فیصلہ کن عبارت ہے جس کے مطالعہ کے بعد اب کوئی شبہ باقی نہین رہتا اور آسانی کے ساتھ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ اگر ہم تسلیم بھی کر لین تو جو شخص پیغمبر خدا کی ولادت سے تیرہ برس پہلے فترت کی تاریکی اور لامذہبی کی گھٹاؤن مین کعبہ مین پیدا ہوا اوس کا مسلمانون مین کیا وقار ہو سکتا ہے۔ پیغمبر اسلام کی ولادت سے پہلے کعبہ مین جو واقعات ظہور پذیر ہون اون کا اسلام ہرگز ذمہ دار نہین ہے اور جو شخص ساٹھ برس کی طویل مدت تک کفر و شرک کی زنجیرون مین مقید رہا ہو اوسکو کعبہ کے شرف سے کوئی حصہ نہین پہونچ سکتا۔ شیخ زین العابدین عمر بن محمد بن ابی الفوارس وردی معری شافعی نے لکھا ہے کہ حکیم بن حزام ۸ھ ہجری مین اسلام لایا (ملاحظہ ہو تاریخ ابن وردی جلد اول صـ ۱۳۰ چھاپہ کلکتہ ۱۲۸۵ھ)

دوسرے لفظون مین اسکے معنی یہ ہوئے کہ پیغمبر اسلام کی وفات سے ڈھائی برس پہلے جو شخص مسلمان ہوا ہو اوسکو اوس مقدس ہستی کے مقابلہ مین پیش کیا جاتا ہے کہ جو سب سے پہلے ایمان لایا ہو۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کین رہ کہ تو میروی بترکستان است

ابن ابی الحدید معتزلی کی رائے پر ایک نظر

واقعہ نگاری کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ شارح نہج البلاغہ کی ابلہ فریبی پر بھی ناظرین کو مطلع کرتے جائیں اسلاف کی کورانہ تقلید میں آپ کو بھی شاہ راہ ہدایت نظر نہ آئی اور "مذبذبین بین ذلک" کے مصداق بننے کے شوق میں لکھتے ہیں۔

واختلف فی مولد علی این کان فکثیر من الشیعۃ یزعمون انہ ولد فی الکعبۃ والمحدثون لا یعترفون بذلک و یزعمون ان المولود فی الکعبۃ حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی۔

(شرح نہج البلاغہ جلد اول ص ۳)

علی بن ابی طالب کی جائے ولادت میں اختلاف ہے شیعوں میں ایک کثیر جماعت گمان کرتی ہے کہ وہ کعبہ میں پیدا ہوئے لیکن محدثین کو اس سے انکار ہے اور ان کا گمان ہے کہ کعبہ میں حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزےٰ پیدا ہوا۔

ہمیں افسوس ہے کہ ابن ابی الحدید ایسے شخص نے مولد حضرت علیؑ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی آنکھوں پر حجاب غفلت ڈال لئے اور تمام کتب سیر و تاریخ سے قطع نظر کرلی اور کعبے کے مولد علی ہونے کو شیعوں کے سر تھوپا گویا تمام وہ کتابیں جس میں حضرت کی ولادت کا ذکر ہے ان کی نظر سے گذری ہی نہیں طرفہ یہ کہ

فاضل ابن روزبہان کی شاگردی مین نئی بات کہی اونھون نے اس واقعہ کا ثبوت مورخین کے قلم سے طلب کیا تھا انھون نے لفظ بدل کے محدثین کے انکار کو دلیل قرار دیا ہے اسکے معنی یہ ہین کہ فاضل ابن روزبہان اور ابن ابی الحدید رجال کے خلاف اعلان جنگ کرنا چاہتے ہین اور تمام وہ مورخین جنھون نے جناب امیرع کو مولود کعبہ کہا ہے صاحب ابطال الباطل کے نزدیک مورخ نہ تھے اور وہ تمام محدثین جنھون نے اپنے قلم سے اس واقعہ کا ثبوت دیا ہے ابن ابی الحدید کے نزدیک فن حدیث سے معرا تھے یہ وہ تعصب انگیز تخییلات ہین جو اہل عقل مین کبھی مقبول نہین ہو سکتے۔ ہمارے جلیل القدر عالم علی بن عبداللہ بن علی البحرانی شارح نہج البلاغہ کا جواب بتیر مجرے لکھتے ہین۔

فلا التفات حينئذٍ لتوقف ابن ابي الحديد في ذلك لزعماء ان المحدثين لا يعترفون ويزعمون ان المولود في الكعبة حكيم بن حزام اذ لا عبرة بزعمهم بعد ما سمعت فيه من الصحة ولا ريب ان المحدثين زعموا هذه الفضيلة لحكيم بن حزام لينا قضوا ما ورد لامير المؤمنين كما هي عادتهم والحق لا يزيد الا علوا وظهورا والصدق لا يزال يتوقد ضياءً ونورا۔

(منار الهدى في اثبات النص على الائمة النجباء)

ابن ابی الحدید کے اس جگہ توقف کرنیکی طرف التفات کی ضرورت نہین درانحالیکہ

اوسکا گمان ہے کہ محدثین اس کا اقرار نہین کرتے اور اپنے نزدیک سمجھتے ہین کہ کعبہ مین پیدا ہونیوالا حکیم بن حزام تھا اون کے زعم ناقص پر توجہ کی نہین ضرورت بعد اسکے کہ صحت و وثوق کے ساتھ واقعہ اپنی جگہ ثابت ہے اور اسمین شک نہین کہ محدثین نے اس شرف کو حکیم بن حزام کیلئے صرف حضرت امیرالمومنینؑ کا مرتبہ گھٹانے کیلئے تجویز کیا جیسا کہ اونکی عادت ہے۔

مولد علیؑ کی مکہ مین غلط نبیاد

زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ اختلاف کی خلیج حائل کرنیوالون نے قلمی جد وجہد مین ناکامیاب ہونے پر بھی دم نہ لیا اور حسد کے جذبے سے مجبور ہو کر مکہ کی پاک سرزمین پر "مولد علی" کے نام سے ایک عمارت کی نبیاد ڈالی تاکہ حاجیون مین ہر کہ مہ اس کا گواہ ہو جائے کہ علی کی ولادت گاہ کو کعبہ کی چار دیواری سے کوئی تعلق نہین ہے وہ ایک علیحدہ مقام ہے جو مولد نبی سے متصل ہے۔

اگر تخریبی کوششون مین دونون صورتون کا موازنہ کیا جائے تو پہلی صورت سے زیادہ یہ دوسری صورت خطرناک تھی کاغذ پر دلیل و برہان کی کاٹ سے عبارت کے نقوش مٹادینے سے عمارت کی نبیاد کو متزلزل کردینا زیادہ دشوار ہے گو یہ عمارت اسوقت سے آجتک باقی رہی اور ابن سعود نے اماکن متبرکہ کے آثار محو کرنیکے ساتھ اسکو بھی ڈھا دیا اور اخبارات مین اس خبر نے گردش کی کہ مولد علی بھی منہدم

کر دیا گیا"۔ مگر جب مکہ میں یہ عمارت باقی تھی اوسوقت بھی خود نسبت دینے والون مین اسکا وقار نہ تھا اور اسکے خلاف قلم اٹھتے تھے گذشتہ اوراق مین ہم کہہ چکے ہین کہ قطب الدین حنفی نے کتاب الاعلام مین اس بے بنیاد خبر کو ابھارا اور فاضل گجراتی نے اپنے قلم سے بجلی کی۔ محرک بھی ہم مین نہ تھے اور تکذیب کرنیوالے کا تعلق بھی ہمارے فرقہ سے نہین ہے یہی روش محمد جار اللہ بن محمد امین الدین بن ابو بکر بن ظہیرہ حنفی مکی نے بھی اپنی تصانیف مین اختیار کی ہے جب نظر تعمق سے دیکھیے کے بعد مصنف کے ضمیر کا پتہ چلتا ہے اگر مخالفت مین قلم اٹھا تو دبی زبان حق کی طرف بھی راہنمائی ہوئی یہ سمو ہوئی یا تین خیالات کے تذبذب کی دلیل ہین فاضل مذکور مکہ کی تاریخ اور وہان کے "مقامات متبرکہ" کی فہرست دیتے ہوئے لکھتے ہین۔

منہا مولد سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وھو بالمحل المعروف بشعب علی وھو مقابل لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقیل ان مولد علی رضی اللہ عنہ فی جوف الکعبۃ (جامع اللطیف)

از انجملہ مولد ہے ہمارے سردار علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا وہ جگہ مشہور ہے کہ شعب علی کہی جاتی جو مولد نبی کے روبرو واقع ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اسبات مین انحصار ہے کہ اون حضرت کی ولادت گاہ بطن کعبہ ہے"۔

مولف کا یہ رویہ ہمارے مطلوب کا مزید ثبوت ہے کہ وہ شعب علی کا پتہ دینے کے بعد اس عبارت پر ہر گز تیار نہین ہین آپکے مولود کعبہ ہونے کو نظر انداز

کردین کیا ان تمام تصریحات اور شواہد کے بعد بھی فاضل ابن روزبہان کا یہ کہنا صحیح ہے کہ علی کی ولادت کعبہ مین صرف شیعون مین مشہور ہے ؟

تمام بحث کا نتیجہ

یا

اسلام کے زبردست مورخین کا فیصلہ

یہ ہے کہ مولود کعبہ صرف علی مرتضیٰؑ کی ذات ہے اور اون کے سوا کوئی بھی کعبہ کی چار دیواری مین پیدا نہین ہوا حکیم بن حزام کی ولادت کا واقعہ سلسلہ سند مین ضعیف ہونے سے افسانہ سے زیادہ حیثیت نہین رکھتا خانہ کعبہ کے سوا کوئی اور مولد علی بن ابی طالب کا نہین ہے اور وہ بحمد اللہ آج بھی باقی ہے چار دانگ عالم کے تمام مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہون حج مین اوسی کا طواف کرتے ہین ٥

طواف خانہ کعبہ ازان شد بر ہمہ واجب
کہ آنجا در وجود آمد علی بن ابی طالب

